مکمل سوانح عمری
حالات تاراگڈھ
روضۂ مبارک حضرت میراں سید حسین خنگ سوار رح تاراگڈھ
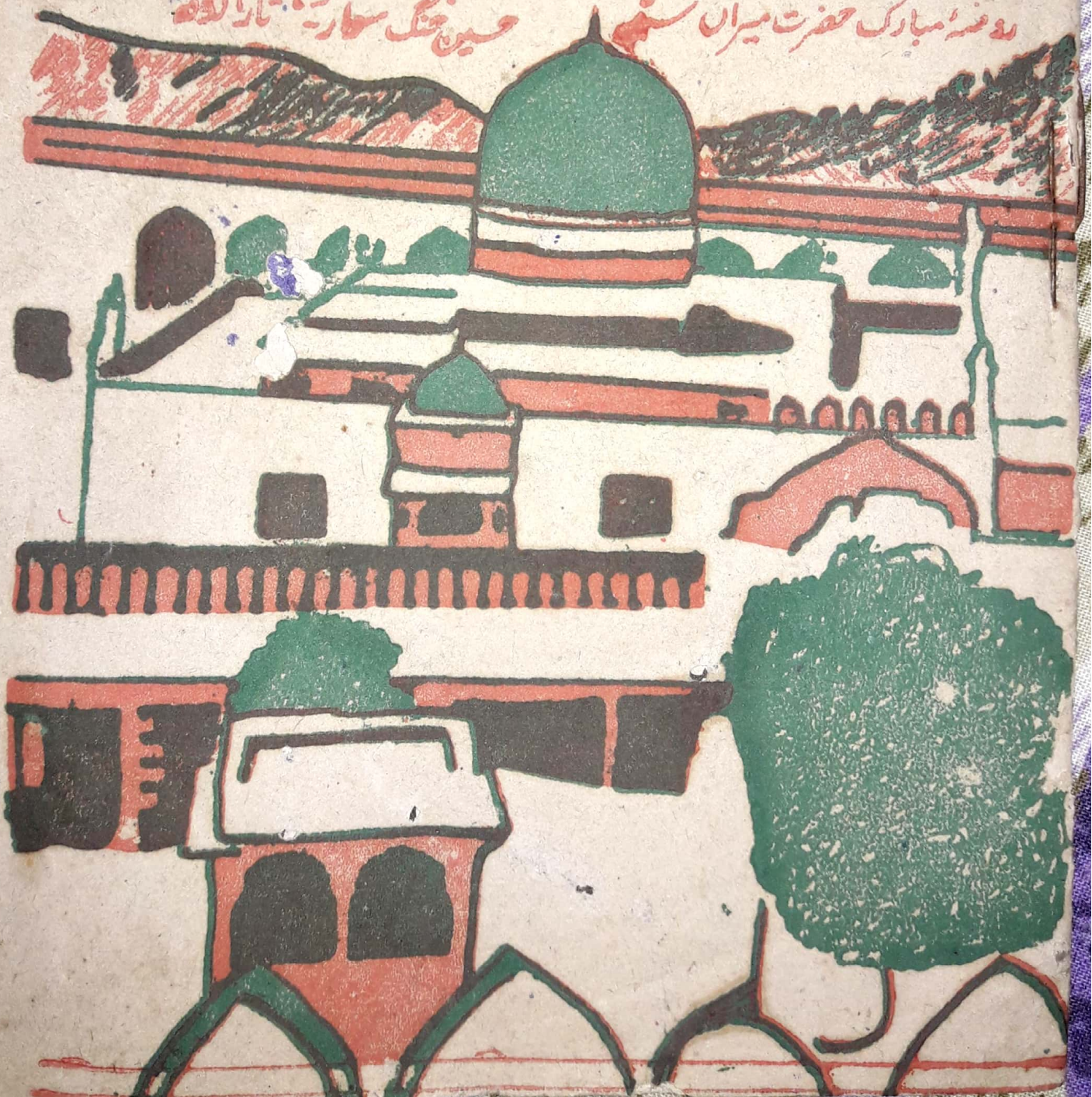
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ

سوانح عمری

نذرِ خنگ سوار

جسمیں

حضرت میراں سید حسین خنگ سوارؒ کے حالاتِ زندگی و عماراتِ تاراگڈھ درج ہے

پبلشر

ظفر الدین خاں بکسیلر ڈیوڑھی بیگم آگرہ

ناشر:- ظفرالدین خاں بکسیلر
ڈیوڑھی بیگم آگرہ

زیر اہتمام:- ظفرالدین خاں بکسیلر

مطبوعہ:- جواہر التقویر پریس
کشمیری بازار آگرہ

Scanned with CamScanner

نذرِ خنگ سوار

حضرت میراں سید حسین خنگ سوار کے حالات شہادت کے واقعات تارا گڈھ کی عمارات وغیرہ

از

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایف
ایس۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ اے
سجادہ نشین
حضرت نواب گدڑی شاہ بابا رحمتہ اللہ علیہ اجمیر شریف و سجادہ نشین
حضرت مخدوم سماء الدین سہروردی مہرولی دہلی

مصنف

معین الہند، دلی کے ۲۲ بائیس خواجہ، خم خانۂ تصوف، کلیر کا چاند، اسلام یہ
مرنے کے بعد یہ ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

دیباچہ

حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوار کے حالات اور آپکی اور آپکے ساتھیوں کی شہادت کے واقعات اس کتاب میں اختصار کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ آپ کی درگاہ کی عمارات کا حال دیا گیا ہے تاراگڈھ پر جو عمارات ہیں اُن کا حال بھی اس کتاب میں شامل ہے شارب انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک لٹریچر کے سلسلۂ مطبوعات میں اس کتاب کا تیرھواں نمبر ہے۔ اور سوسائٹی آف مسٹکس کے سلسلہ میں کتاب ہذا کا بارھواں نمبر ہے۔

خدا کرے میری یہ کتاب مقبولِ خاص و عام ہو۔

ظہور الحسن شارب

شارب انسٹی ٹیوٹ آف
اسلامک لٹریچر
شارب ہاؤس
جھالرہ۔ اجمیر شریف

مارچ ۱۹۷۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی نے جب اجمیر کو زینت بخشی تو اسوقت راجہ پرتھوی راج کی سلطنت تھی۔ کا عروج تاراگڈھ کے قلعہ میں راجہ کا قیام رہتا تھا۔ تاراگڈھ کا قلعہ ایک مشہور و معروف قلعہ ہے۔ کئی صدیوں کی تاریخ اس کی گود میں پنہاں ہے کئی حکومتوں کا عروج و زوال اس نے دیکھا ہے۔

تاراگڈھ پہلے تو سیاسی اور انتظامی مرکز تھا۔ اب تاراگڈھ کو ایک دوسری حیثیت حاصل ہے۔ یہ اب لاکھوں افراد کا مرکزِ عقیدت ہے۔ ہزاروں مرد اور عورتیں دُور دُور سے آکر یہاں عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔ لوگ جوق در جوق آتے ہیں۔ سوالی بنکر آتے ہیں۔ اور مُرادیں لیکر جاتے ہیں۔

تاراگڈھ کو اب سید السادات حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوار کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جو بھی اجمیر شریف آتا ہے اُسکی یہی کوشش ہوتی ہے کہ حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوارؒ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہو کر نذر و عقیدت پیش کرے۔ حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوار کی درگاہ ایک مشہور درگاہ ہے۔ تاراگڈھ پر زائرین اسی درگاہ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ مشہور مورخ اور شہنشاہ اکبر کے دربار کا انمول رتن ابو الفضل جب اجمیر شریف آئے تو حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوارؒ کی درگاہ پر حاضر ہوئے۔ وہ اسطرف

تحریر فرماتے ہیں۔ دوسرے دن اجمیر کا قلعہ دیکھنے گئے یہ قلعہ پہاڑ
تارا گڈھ پر واقع ہے اس عالی مقام پر سیدؒ حسین خنگ سوارؒ کے مزار کی زیارت
سے مشرّف ہوئے۔ بقول عوام یہ امام زین العابدینؓ کی اولادیں سے ہیں
لوگ یہاں سے تبرک لیتے ہیں تحقیق یہ ہے کہ سیدؒ موصوف شہاب الدین
غوری کے ملازمان میں رہے ہیں اور ہندوستان فتح کرتے وقت ۵۸۸ھ یا
۵۸۹ھ میں تشریف لائے تھے، انہوں نے (شہاب الدین غوری نے) انھیں میراں
میراں سیدؒ حسین اجمیر کی شقہ برداری پر مقرر کیا اور یہیں (اجمیر) ان کا
وصال ہوا۔ عوام میں یہ ولی مشہور ہوئے اور انکا مزار اہلِ عالم کا مطاف ہوگیا
اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ میراں سیدؒ حسین خنگ سوار کو کافی
اہمیت حاصل ہوئی۔ شیعہ آپ کو شیعہ سمجھتے ہیں، ہندو آپ کے عرس
کے موقع پر کلاوہ لوٹتے ہیں۔ عام مسلمانوں کا آپ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ
آپ زندہ ہیں۔ آپ شہید ہوئے ہیں اور جو شہادت کا درجہ پاتا ہے وہ مرتا نہیں
سیدؒالسادات حضرت میراں سیدؒ حسین خنگ سوارؒ کا آبائی وطن مشہد تھا۔
حضرت سیدؒ وجیہہ الدین مشہدیؒ آپ کے چچا تھے۔ خواجۂ خواجگان حضرت
خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ نے آپکی (حضرت سیدؒ وجیہہ الدین مشہدیؒ) کی
صاحبزادی سے شادی کی۔ حضرت وجیہہ الدین مشہدیؒ نے ایک رات حضرت
امام جعفر کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضرت امامؓ نے آپ کو بتایا "
اے فرزند رسول خدا کا حکم ہے کہ اپنی لڑکی کا نکاح شیخ معین الدین کے
ساتھ کرو"، حضرت سیدؒ وجیہہ الدین جب صبح کو بیدار ہوئے تو رات کا خواب بیان کرنیکی

غرض سے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواب سُنکر فرمایا:۔

"اگرچہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں مگر بموجب ارشاد نبویؐ یہ رشتہ قبول کرتا ہوں"۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت وجیہہ الدین مشہدی کی صاحبزادی بی بی عصمت اللہ سے شادی کی۔

حضرت میراں سیدّ حسین خنگ سوارؒ اور سیدّ وجیہہ الدین مشہدیؒ کا یہ معمول تھا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں زیادہ وقت گذارتے اور پیغام حق پھیلانے میں مصروف رہتے۔ رشد و ہدایت میں مشغول رہتے اور یادِ حق سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوتے تھے۔

حضرت میراں سیدّ حسین خنگ سوارؒ اُن چند لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسلامی سلطنت کی بنیاد کو ہندوستان میں مستحکم اور مضبوط بنایا۔ آپ مشہد کی سادات سے ہیں۔

آپ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کو جام شہادت نوش کرنیکا شوق تھا اس فکر میں آپ سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔

آپ حضرت امام زین العابدینؓ کی اولاد میں ہیں بعض کا خیال ہے کہ آپ امام علی رضاؒ کی اولاد میں ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب امام اولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے آپ کو جب یہ معلوم ہوا کہ سلطان شہاب الدین غوری کا قصد

ہندوستان فتح کرنے کا ہے تو آپ پر جہاد کا شوق غالب ہوا آپ بھی سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے کئی لڑائیوں میں شرکت کی اور دادِ شجاعت حاصل کی۔

سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں زیادہ عرصے قیام نہیں کیا۔ اس نے سلطان قطب الدین ایبک کو بحیثیت پہلے مسلمان بادشاہ کے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر غلام خاندان کی حکومت کی بنیاد ہندوستان میں رکھی۔

سلطان قطب الدین ایبک مردم شناس ہونے کے علاوہ منتظم بھی تھا۔ اس نے آپ کی (حضرت سید حسین خنگ سوارؒ) خوش تدبیری، جوانمردی، مستعدی، جانبازی، جذبۂ ایثار قربانی سے متاثر ہو کر آپ کو اجمیر کا قلعہ دار بنایا۔ اور داروغہ اور حاکم مقرر کیا۔ آپ تارا گڑھ کے قلعہ میں رہتے تھے۔ اور اپنے فرائض منصبی کو بحسن و خوبی انجام دیتے رہتے آپ کا اقتدار کچھ لوگوں کو پسند نہیں تھا۔ آپ کا رشد و ہدایت کرنا بھی کچھ لوگوں کو ناگوار تھا۔ کچھ لوگ اپنے کھوئے ہوئے اقتدار کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش میں تھے۔ خفیہ طور پر وہ سرگرم عمل تھے موقع کے منتظر تھے دن کا انتظار تھا۔ حضرت میراں سید حسین خنگ سوارؒ ان سب باتوں سے باخبر تھے۔ قلعہ کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرتے تھے۔ وقت گذرتا رہا۔

سلطان قطب الدین ایبک کی اچانک موت سے بد نما حالات رونما

ہوئے۔ سلطان قطب الدین ایبک لاہور میں چوگان بازی میں مصروف تھا کہ یکایک گھوڑے سے گرا اس نے جان شیریں جان آفریں کے سپرد کی۔ خبر جنگل کی آگ کی طرح دور دور پھیل گئی۔

یہ خبر جب اجمیر پہونچی تو یہاں ایک انقلاب رونما ہوا۔ تارا گڑھ کے قلعہ کو فتح کرنے کی سازش ہونے لگی۔ شاہی کی وصولیابی کے لئے بہت سے آدمی ادھر ادھر گئے ہوئے تھے۔ قلعہ میں چند لوگ تھے اور یہ چند لوگ بھی باہر کی سازش سے بے خبر تھے۔ حسب معمول رات کو قلعہ کا دروازہ بند کرکے سب سو گئے۔ مخالفین نے اچانک حملہ کر دیا چاروں طرف سے قلعہ کو گھیر لیا۔ قلعہ کے اندر کے آدمی قلعہ کے اندر رہ گئے۔ وہ قلعہ میں دروازے سے داخل نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے ترکیب کی کہ قلعہ کی دیوار پر لکڑی کی سیڑھی لگا کر قلعہ میں اترے اور کچھ نے یہ کیا کہ کمندوں کے ذریعہ قلعہ میں داخل ہوئے۔ قلعہ میں سناٹا تھا۔ سب گہری نیند سو رہے تھے۔ کسی کو کیا خبر تھی کہ کیا ہونے والا ہے۔ جب قلعہ میں آدمیوں کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی تو جو لوگ سو رہے تھے۔ ایک دم جاگ اٹھے۔ دیکھا کہ بہت سے آدمی ہتھیاروں سے آراستہ قلعہ میں موجود ہیں۔ تلواریں چمک رہی تھیں۔ نیزے اور بھالے بلند ہو رہے تھے اور نعرے لگ رہے تھے قلعہ میں رہنے والوں نے بھی نعرہ لگایا۔ اللہ اکبر کے نعرے سے فضا گونج اٹھی۔

دشمن کی فوج کے آدمیوں کے دل بیٹھ گئے۔ ہاتھوں میں رعشہ آگیا۔

قلعہ میں جو لوگ تھے اُنھوں نے جلدی جلدی جو چیز جسکے ہاتھ آئی اُٹھالی۔ مقابلہ کی تیاری شروع کی۔ کسی نے تلوار لی۔ کسی نے بھالا اوٹھایا۔ کسی نے خنجر سے کام لیا تو کسی نے لکڑی کو غنیمت جانا۔ خوب بہادری سے لڑے۔ جان کی بازی لگادی۔ ان پر شوق شہادت اس درجہ غالب تھا کہ باوجود تعداد میں کچھ کم ہونے کے اور باوجود اس کے کہ اُن کو تیاری کا موقع نہ ملا پھر بھی اُنھوں نے وہ جوہر دکھائے کہ دشمن کے چھکّے چھوٹ گئے۔

فریقین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور بہت سے مارے گئے۔ صبح ہوتے ہوتے شب خون کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت میراں سیدؒ حسین خنگ سوارؒ مع اپنے ساتھیوں کے شہید ہوئے۔ مقتدر و ممتاز ہوئے۔ حیات ابدی سے سرفراز ہوئے۔

آج بھی سات سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر جانیکے بعد آپ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہونے والوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ لاکھوں افراد کے لئے آپ کا مزار مبارک فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے جس طرح اور جن حالات میں آپ نے جام شہادت نوش کیا وہ قابل ذکر ہے۔ اور ان سب باتوں کو یاد کر کے اب بھی ہزاروں لاکھوں افراد عقیدت اور محبّت کے آنسو بہاتے ہیں۔

وہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

حضرت خنگ سوار کی تاریخ شہادت یہ ہے۔

"ماہتاب ملک ہند"

حضرت خواجہ غریب نوازؒ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جانماز پر آنکھیں بند کئے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

تاراگڈھ کی طرف سے ہوا کے ایک جھونکے نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو رات کے دفع یعنی شب خوں کے واقع سے مطلع کیا حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے آنکھیں کھولیں جو لوگ اس وقت موجود تھے اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

(تمہیں کوئی خوشبو آئی) حاضرین نے جواب دیا۔

"ہمیں کوئی خوشبو نہیں آئی"

حاضرین کا یہ جواب سُنکر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ان کو بتایا:۔

اس ہوا کے جھونکے میں شہداء کے خون کی بو آتی ہے)

یہ فرما کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنی جانماز سے اُٹھے اور مع مُریدین و معتقدین تاراگڈھ روانہ ہوئے۔

تاراگڈھ پہنچ کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت میراں سیدؒ حسین خنگ سوار کو ایک اونچی جگہ پر دفن کیا اور باقی شہداء کو اُس مقام کے نیچے دفن کیا۔

سیرت

حضرت میراں سید حسین خنگ سوارؒ ایک بہادر سپہ سالار تھے جنھوں نے دشمن سے بہادری سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔

دشمن کی فوج کی تعداد زیادہ تھی۔ آپ کے چند ہمراہی تھے لیکن پھر بھی آپ نے دشمن کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے۔ آپ ایک خدا ترس اور خدا رسیدہ انسان تھے۔

ظاہر شاہانہ تھا۔ باطن فقیرانہ تھا۔ ایک برگزیدہ درویش تھے زہد و تقویٰ آپ کا مشہور تھا۔ قناعت کی دولت سے مالا مال تھے خوف و ہراس کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے۔ آپ اپنے فرائض منصبی کو بحسن و خوبی انجام دیتے تھے۔ باوجود جاہ و حشمت کے آپ خدا کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ نہایت منتظم تھے۔

زرِ شاہی کی وصولیابی میں تن کوشاں رہتے تھے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے۔

عمارات

حضرت کے مزار مبارک پر پہلے کوئی عمارت نہ تھی اعتبار خاں

خواجہ سرائے ۱۰۲۴ھ میں مزار پر عمارت تعمیر کرائی اعتبار خاں کو ممتاز خاں کا خطاب ملا تھا۔
وہ شہنشاہ اکبر کے عہد میں دو ہزاری پر فائز تھا۔ جہانگیر کے عہد میں اسکو منصب شش ہزاری ذات اور پانچ ہزار سوار حاصل تھا گنبد کا زرین کلس حضرت کی جاہ و عظمت کی یاد دلاتا ہے۔

سات دالان

مزار کے مغرب میں سنگ مرمر کے سات دالان ہیں۔
یہ کمانچی راؤ سندھیا کی عقیدت کا آئینہ دار ہیں۔

دالان

اسی دالان سے ملا ہوا ایک اور دالان ہے۔ یہ دالان بالا راؤ اینگلہ نے ۱۲۲۳ھ میں تعمیر کرایا اس دالان کی محراب پر حسب ذیل اشعار کنندہ ہیں:۔

چہار دیواری

روضۂ مبارک کی چہار دیواری ہے چہار دیواری کے دروازہ

ہیں ایک شرق رویہ اور دوسرا جنوب رویہ۔ شرق رویہ دروازہ اندر دروازہ ہے۔ اور سنگِ مرمر کا بنا ہوا ہے۔

گھوڑے کی قبر

دوسرے حصّے میں حضرت میراں سیّد حسین خنگ سوار کے گھوڑے کی قبر ہے۔ اس گھوڑے پر حضرت سواری کرتے تھے۔

مسجد

مغربی حصّے میں ایک خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اسکی لمبائی چوبیس ۲۴ گز اور چوڑائی چھ ۶ گز ہے۔

دالان

تیسرے قلعہ میں بڑے بڑے دالان ہیں۔

مسجد اور حوض

مغربی حصّہ میں ایک پُرانی خوبصورت مسجد ہے اور ایک پانی کا حوض ہے۔

نقار خانہ۔ نقار خانہ شہنشاہ محمد اکبر کے زمانے میں تعمیر ہوا۔

بلند دروازہ۔ یہ بلند دروازہ اسمٰعیل خاں نے جو اجمیر کا صوبہ دار تھا تعمیر کرایا۔ اس دروازہ کی اونچائی چونسٹھ فٹ ہے اور چوڑائی سترہ فٹ ہے۔ دروازہ سنگِ سرخ کا بنا ہوا ہے۔ دروازہ میں سنگِ مرمر کا فرش ہے۔ یہ دروازہ ۹۷۶ھ میں تعمیر ہوا۔

دیگر عمارات۔ بلند دروازہ کے نیچے چوتھے حصہ میں کئی دالان اور ایک مسجد بھی ہے۔ صحن میں شہیدوں کے مزارات بھی ہیں۔

دیگیں۔ شمالی دروازہ کے پاس دو دیگیں ہیں۔ ان میں سے ایک دیگ شہنشاہ جہانگیر کی بنوائی ہوئی ہے اور دوسری دیگ ملا رازی نے بنوائی۔ ملا رازی نے جو دیگ بنوائی اس پر حسب ذیل تاریخ کندہ ہے ۱۲۶۶ھ

گنج شہیداں حضرت میرا سید حسین خنگ سوار کے مزار پرانوار کے جنوب میں شہداء کے مزارات ہیں۔ یہ حصہ گنج شہیداں کہلاتا ہے۔ مزارات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ باوجود کوشش کے ان کا صحیح شمار مشکل ہے۔ پہلے کوئی چہار دیواری نہیں تھی وزیر خاں کلاں نے جو شہنشاہ جہانگیر کے امیروں میں تھا۔ چہار دیواری ۱۰۲۲ھ میں تعمیر کرائی۔ اس چہار دیواری کا دروازہ ہے۔ دروازہ کی محراب پر سنگِ مرمر کی لوح ہے۔

مقبرہ حضرت سید وجیہہ الدین

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے خسر سیدؒ وجیہہ الدینؒ المعروف بہ سید حسنؒ کا مزار یہاں ایک سنگ مرمر کے مقبرہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

مزار حضرت روشن علیؒ

آپکا مزار درگاہ کے احاطے کے قریب واقع ہے آپ سے بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں

مزار امیر تاغان و امیر ترغان

پہاڑ کی عربی سطح پر امیر تاغانؒ اور امیر ترغانؒ کے مزارات واقع ہیں آپ دونوں حضرات کو امیر تقی اور امر تقی بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگ تاکاتری بھی کہتے ہیں۔ مزارات کے چاروں طرف پختہ چہار دیواری ہے دو دالان ہیں اور ایک حوض ہے۔

چلہ بی بی حافظ جمالؒ

حضرت بی بی حافظ جمالؒ نے نور چشمہ کے کنارے چلہ کیا تھا۔ آپ حضرت خواجہ غریب نواز کی صاحبزادی ہیں۔ انیس ۱۹ رجب کو یہاں عرس شریف ہوتا ہے۔

عرس مبارک

حضرت میراں سیدؒ حسین خنگ سوارؒ کا عرس ہر سال بڑی شان و شوکت سے ۱۸/۱۷ رجب کو ہوتا ہے۔ رات کو محفل سماع منعقد ہوتی ہے۔ ۱۸ رجب دن کے ایک بجے قل شریف فاتحہ مزار پر کلاوہ پیٹا جاتا ہے۔ ختم شد